ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. April-June 2025.Page#.2159-2167
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Authentication and Verification of Hadiths Related to the Reasons for Revelation of Selected Verses from Surah-Al-A'raf, Along with their Background

سورۃ الاعراف کی منتخب آیات کے اسباب نزول سے متعلق احادیث کی تخریج وتحکیم اور پس منظر

Faheem Ullah
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies & Research
University of Science & Technology, Bannu

Abstract
This article explores Asbab-al-Nuzul (occasions of revelation) of selected verses from Surah Al-A'raf, focusing on the authentication and verification of the relevant hadiths. It examines the historical and situational contexts in which these verses were revealed, drawing upon classical hadith sources to trace their chains of transmission and assess their authenticity. By critically analyzing the narrations and their backgrounds, the study sheds light on the socio-religious circumstances that prompted specific revelations, offering deeper insight into the Qur'anic message. This research contributes to the fields of Qur'anic exegesis and Hadith studies by providing a scholarly framework for understanding the interplay between revelation and historical context.

Keywords: *Asbāb al-Nuzūl, Occasions of Revelation, Hadith Sources, Surah Al-A'raf, Asbab al-Nuzul, Verification, Hadith Authentication, Qur'anic Exegesis, Historical Context, Revelation, Tafsir.*

تعارف (Introduction)

سورۃ الاعراف کی منتخب آیات کے اسبابِ نزول کے حوالے سے ان احادیث کی تخریج وتحکیم اور پس منظر پیش کیا جائیگا، جن میں ان آیات کے نزول کے پس منظر کا ذکر موجود ہے۔ قرآن مجید کے فہم میں اسبابِ نزول کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہ کسی آیت کے نزول کے وقت، مقام، اور حالات کو واضح کرتے ہیں۔ اس تحقیق میں ان احادیث کا علمی جائزہ لیا گیا ہے جو ان آیات کے نزول سے متعلق مروی ہیں، ان کے اسناد (سند) اور متون کا تنقیدی تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی صحت وضعف کا تعین کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ ان آیات کے نزول کے پس منظر میں موجود تاریخی وسماجی عوامل کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے، تاکہ قرآن مجید کا پیغام بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔

آیت (31): يَابَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔

ترجمہ: "اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گزرو، بے شک وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا"۔

احادیث کی تخریج وتحکیم اور پس منظر: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی عورت طواف کرتی تو وہ بھی برہنہ ہو کر کرتی اور دوران طواف اپنی شرمگاہ پر چمڑے کا ٹکڑا رکھ لیتی اور یہ شعر پڑھتی:

اليوم يبدو بعضه او كله   وما بدامنه فلا احله

ترجمہ: "آج میرا کچھ حصہ یا پورا حصہ کھل جائے گا، اور جو کھل جائے، میں اسے کسی کے لیے حلال نہیں کروں گی۔"

اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی اور لوگوں کو طواف کے دوران کپڑے پہننے کا حکم دیا۔

اسناد: أخبرنا سعيد بن محمد العدل قال أخبرنا أبو عمرو بن حمدان، قال: أخبرنا الحسن بن سفيان، قال: حدثنا الحسن بن حماد الوراق، قال: أخبرنا أبو يحيى الحماني، عن نصر بن الحسن الحداد، عن عكرمة، عن ابن عباس۔

تخریج: اس سند کو صرف علامہ واحدی نے روایت کیا ہے: (1) سعید بن محمد: ابن محمد بن بجیر ابن عثمان البحیری نیشاپوری ثقہ راوی ہے[1] (2) ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان حیری ثقہ راوی ہے[2] (3) حسن بن سفیان: ابن عامر بن عبد العزیز بن نعمان بن عطاء، حافظ الحدیث اور قابل اعتماد راوی ہیں[3] (4) حسن بن حماد وراق: حسن بن حماد الضبی

کوفی ثقہ راوی ہیں[4] (5)ابویحیی حمانی:عبدالحمید بن عبدالرحمان حمانی صدوق ہیں لیکن کبھی کبھی غلطی کرتے ہیں[5] (6)نصر بن حسن حداد[6] (7)عکرمہ:ابن عباس کے غلام تھے[7] (8)ابن عباس: عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب قرشي هاشمي، نبی کریم ﷺ کے چچازاد تھے[8]

تحکیم: اس روایت میں نصر بن حسن حداد کا تعارف نہ ہونے کی وجہ سے اس پر حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ لیکن آنے والی روایت کی وجہ سے یہ روایت حسن کے درجے تک پہنچ جاتی ہے۔

اسناد: قال: حدثني المثنى، قال: ثنا عبداللہ بن صالح، قال: ثني معاوية، عن علي بن أبي طلحة، عن ابن عباس به۔

تخریج: اس روایت کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے[9]: (1) مثنی آملی: شیخ محمود شاکر تفسیر طبری پر تحقیق کے دوران لکھتے ہیں: یہ امام طبری کے استاذ مثنی بن ابراہیم آملی ہیں۔ طبری ان سے تفسیر اور تاریخ میں اکثر روایت کرتے ہیں[10] (2) عبداللہ بن صالح کاتب اللیث بن سعد صدوق راوی ہیں، اکثر غلطیاں کرتے ہیں[11] (3)معاویہ بن صالح ابن حدیر حضرمی ابوعمرو یا اس سے ابوعبدالرحمان حمصی قاضی اندلس مراد ہیں۔ صدوق راوی ہیں لیکن وہم کا شکار ہوتے ہیں[12] (4) علی بن ابی طلحہ بنو عباس کے غلام ہیں، حمص کے رہنے والے ہیں، ابن عباس سے ارسال کے ساتھ روایت کیا ہے، صدوق راوی ہیں لیکن کبھی کبھی غلطی کرتے ہیں[13] (5)ابن عباس[14]

تحکیم: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ عبداللہ بن صالح کاتب اللیث ضعیف راوی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ مزید فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں عورتیں برہنہ ہو کر طواف کرتی تھیں اور اپنی شرمگاہ پر کپڑے کا ٹکڑا رکھ لیتیں، اور یہ الفاظ کہتی تھیں: اليوم يبدو بَعضُهُ أو كُلُّهُ... وَما بَدا مِنهُ فَلا أُحِلُّهُ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ۔ ترجمہ: کہو، اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا؟

اسناد: أخبرنا عبدالرحمن بن أحمد العطار قال حدثنا محمد بن عبدالله الحافظ، قال: حدثنا محمد بن يعقوب المعقلي، قال: حدثنا إبراهيم بن مرزوق، قال: حدثنا أبو داود الطيالسي قال حدثنا شعبة، عن سلمة بن كهيل، قال سمعت مسلم البطين يحدث، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس۔

تخریج: اس سند کو مسلم[15]، نسائی[16] اور ابن جریر[17] ان سب نے مسلم بطین، انہوں نے سعید بن جبیر، انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے: (1)عبدالرحمٰن بن احمد العطار: ابوالقاسم بن عبدان ثقہ راوی ہے[18] (2) محمد بن عبدالله الحافظ: محمد بن عبد الله بن محمد البياع بن حمدون بن نعيم حافظ الحديث[19] (3)محمد بن یعقوب معقلی: محدّث اور امام تھے۔ یہاں پر محمد بن یعقوب بن اخرم مراد نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے نیشاپور سے سفر نہیں کیا تھی جبکہ محمد بن یعقوب نے نیشاپور سے مصر سفر کیا تھا۔ اور یہاں ان کے شیخ بھی مصری ہیں[20] (4)ابراہیم بن مرزوق: ابن دینار اموی، ابواسحاق بصری ثقہ راوی تھے لیکن موت سے قبل نابینا ہو گئے تھے اور غلطیاں کرنے لگے[21] (5) ابوداؤد طیالسی: سلیمان بن داؤد بن جارود ابوداؤد طیالسی بصری ثقہ راوی تھے[22] (6)شعبہ: ابن حجاج بن ورد عتکی، امیر المومنین فی الحدیث، ثقہ راوی ہے[23] (7)سلمہ بن کہیل: یہ ابویحیی کوفی حضرمی ہیں اور ثقہ راوی ہیں[24] (8)مسلم بطین: یہ ابن عمران ابوعبداللہ کوفی ثقہ راوی ہیں[25] (9)سعید بن جبیر: کوفی، ثقہ فقیہ ہیں[26] (10)ابن عباس[27]

تحکیم: یہ روایت صحیح ہے اور صحیح مسلم سے لی گئی ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمنؒ کہتے ہیں کہ اُس وقت لوگ جب حج کرتے تو منیٰ سے واپسی پر اپنے کپڑے اتار دیتے اور ان کے مذہب میں یہ بات ناجائز سمجھی جاتی تھی کہ کوئی کپڑے پہن کر طواف کرے۔ جو بھی طواف کرنا چاہتا، اسے برہنہ ہونا پڑتا۔ اس پر یہ آیت: يَعْلَمُونَ ترجمہ: "وہ جانتے ہیں" تک نازل ہوئی۔

اسناد: أخبرنا الحسن بن محمد الفارسي، قال: أخبرنا محمد بن عبدالله بن حمدون، قال: أخبرنا أحمد بن الحسن الحافظ، قال: حدثنا محمد بن يحيى، قال: حدثنا إسماعيل ابن أبي أويس، قال: حدثني أخي، عن سليمان بن بلال، عن محمد بن أبي عتيق،عن ابن شهاب، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن۔

تخریج: اس سند کو ابن جوزی نے روایت کیا ہے[28]: (1)حسن بن محمد فارسی: حسن بن محمد بن حسن بن ابو محمد فارسی[29] (2)محمد بن عبداللہ بن حمدون: ابن حمدون ابوسعید نیشاپوری[30] (3)احمد بن حسن الحافظ: ابوحامد بن شرقی، امام مسلم کے شاگرد تھے، حافظ الحدیث تھے[31] (4)محمد بن یحیی: ابن عبداللہ بن خالد بن فارس ذہلی نیشاپوری ثقہ راوی تھے[32] (5)اِسماعیل بن ابی اویس: یہ ابن عبداللہ بن اویس بن مالک بن ابی عامر اصبحی صدوق ہیں۔ حافظہ کمزور ہونے کی وجہ سے غلطی کا شکار ہوتے تھے[33] (6) اسماعیل بن ابی اویس کا بھائی: یہ عبدالحمید بن عبداللہ بن اُویس اصبحی ثقہ راوی ہیں[34] (7) سلیمان بن بلال: ابومحمد اور ابوایوب تیمی ثقہ راوی ہیں[35] (8)محمد بن ابی عتیق: یہ محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق تیمی مدنی مقبول راوی ہیں[36] (9)ابن شہاب زہری: محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب ابوبکر، حافظ الحدیث۔ ان کے ثقہ اور قابل اعتماد ہونے پر اتفاق ہے[37] (10)ابوسلمہ بن عبدالرحمن: ابن عوف زہری مدنی ثقہ راوی ہیں[38]

تحکیم: یہ روایت درج ذیل وجوہات کی بناء پر ضعیف ہے:

1- محمد بن ابی عتیق مقبول راوی ہیں۔

2- ارسال: کیونکہ ابو سلمہ تابعی ہیں۔

3- اسماعیل بن ابی اویس ضعیف راوی ہے۔

امام کلبیؒ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حج کے دوران کم خوراک کھاتے اور کوئی چکناہٹ یا تیل استعمال نہیں کرتے تھے، کیونکہ وہ اسے حج کی تعظیم کا حصہ سمجھتے تھے۔ مسلمانوں نے عرض کیا، "یا رسول اللہ! ہم تو ان باتوں کے زیادہ حق دار ہیں۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: وَكُلُوا وَاشْرَبُوا ترجمہ: کھاؤ اور پیو۔ اللہ نے یہ اجازت دی کہ گوشت اور چکناہٹ کا استعمال کرو۔

تخریج: علامہ واحدیؒ نے حسب عادت اس کو تفسیر کلبی یا تفسیر ثعلبی[39] سے اخذ کیا ہے۔ اس لئے اس کی سند نہیں مل سکی۔

تحکیم: یہ روایت موضوع ہے کیونکہ کلبی کذاب ہے (محمد بن سائب بن شبر کلبی، متروک الحدیث، کذّاب کہا گیا ہے اور رافضیت کی طرف منسوب کیا گیا ہے)۔[40]

آیت(175): وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَالَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ۔

ترجمہ: "اور انھیں اس شخص کی خبر پڑھ کر سنا جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا، پھر شیطان نے اسے پیچھے لگالیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا"۔

احادیث کی تخریج و تحکیم اور پس منظر: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنی اسرائیل کے ایک شخص بلعم بن باعورا کے بارے میں نازل ہوئی۔

اسناد: قال: عن الثوري، عن الأعمش ومنصور، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن ابن مسعود به۔

تخریج: اس سند کو عبد الرزاق صنعانی نے روایت کیا ہے[41]: (1) ثوری: سفیان ابن سعید بن مسروق ثوری حافظ الحدیث ثقہ راوی ہیں[42] (2) اعمش: سلیمان بن مہران اسدی، ابو محمد کوفی حافظ الحدیث اور ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس کرتے ہیں (راوی کسی ایسے استاد سے روایت بیان کرے جس سے اس نے ملاقات تو کی ہو لیکن اس مخصوص حدیث کو براہِ راست نہ سنا ہو، اور یہ ظاہر کرے کہ اس نے براہِ راست سنا ہے)[43] (3) منصور بن معتمر ثقہ اور قابل اعتماد راوی ہے[44] (4) ابو الضحی: مسلم بن صبیح ہمدانی ابو ضحیٰ کوفی، کنیت پر مشہور ہیں، ثقہ راوی ہیں[45] (5) مسروق: ابن الجدع، ابو عائشہ ثقہ فقیہ ہیں، مخضرمین میں سے ہیں[46] (6) عبد اللہ ابن مسعود بن غافل بن حبیب ہذلی جلیل القدر صحابی ہیں[47]

تحکیم: یہ روایت صحیح ہے اور شیخین کی شرائط کے مطابق ہے۔

ابن عباسؓ اور دوسرے مفسرین کے نزدیک بھی یہی شخص مراد ہے۔ والبیؒ کہتے ہیں کہ یہ شہر جبارین کے ایک شخص کا نام تھا جو اللہ کا اسم اعظم جانتا تھا۔ جب حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کا لشکر لے کر اس علاقے میں پہنچے تو بلعم کی قوم کے لوگوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ حضرت موسیٰؑ اور ان کے لشکر کے خلاف دعا کرے تاکہ وہ واپس چلے جائیں۔ بلعم نے کہا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو میری دنیا اور آخرت برباد ہو جائے گی، لیکن لوگوں کے اصرار پر اس نے دعا کر دی، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کی ساری بزرگی چھین لی۔ آیت: فَانسَلَخَ مِنْهَا ترجمہ: "وہ ان چیزوں سے الگ ہو گیا" کا یہی مطلب ہے۔

اسناد: اخرجہ ابن ابیہ[48]: قال: ثنا أبي قال: ثنا أبو صالح، حدثني معاوية ابن صالح، عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس به۔

تخریج: اس سند کو ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے[49]: (1) ابو حاتم: محمد بن ادریس رازی حافظ الحدیث ہیں[50] (2) ابو صالح[51] (3) معاویہ بن صالح[52] (4) علی بن ابی طلحہ[53] (5) ابن عباس[54]

تحکیم: یہ روایت حسن ہے۔ اور عبد اللہ بن صالح کاتب اللیث، اگرچہ وہ ضعیف ہے، لیکن ان سے روایت کرنے والے ابو حاتم ہیں، اور ان کی روایت رازی کی ہے جیسا کہ ان کے بیٹے کی تفسیر میں پایا جاتا ہے، اور وہ ان حفاظ حدیث میں سے ہیں جن کے بارے میں حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن صالح کی صحیح حدیث سے روایت کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت امیہ بن ابی الصلت الثقفی کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس نے آسمانی کتابیں پڑھی تھیں اور جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی بھیجنے والے ہیں۔ اسے امید تھی کہ وہ خود نبی بنے گا، لیکن جب حضور نبی کریم ﷺ کو نبوت ملی تو اس نے حسد کیا اور انکار کر دیا۔

عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روایت:

اسناد: قال: حدثني محمد بن عبد الأعلى، نا خالد، نا شعبة، أخبرني يعلى بن عطاء، قال سمعت نافع بن عاصم، عن عبدالله بن عمرو به۔

تخریج: اس روایت کو نسائی نے ذکر کیا ہے(55): (1) محمد بن عبد الاعلی صنعانی بصری ثقہ راوی ہیں(56) (2) خالد: یہ ابن الحارث بن عبید بن سلیم ہجیمی ابو عثمان بصری ہیں جو کہ ثقہ راوی ہیں(57) (3) شعبہ: ابن حجاج بن ورد عتکی، امیر المومنین فی الحدیث، ثقہ راوی ہے (58) (4) یعلی بن عطاء عامری ثقہ راوی ہیں(59) (5) نافع بن عاصم: یہ ابن عروۃ بن مسعود ثقفی مکی صدوق راوی ہیں(60) (6) عبد اللہ بن عمرو بن العاص: ابن وائل بن ہاشم سہمی ابو محمد، صحابی ہیں (61)

تحکیم: یہ روایت حسن ہے۔

حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ایک ایسا آدمی ہے جسے اللہ نے تین دعاؤں کی قبولیت عطا کی تھی۔ اس کی ایک بیوی تھی جس کا نام بسوس تھا، اور اسے اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی۔ اس عورت نے اپنے لیے ایک دعا مانگنے کی درخواست کی۔ بلعم نے کہا کہ تمہیں ایک دعا دی گئی ہے، بتاؤ کیا چاہتی ہو؟ عورت نے کہا کہ خدا سے دعا کرو کہ میں بنی اسرائیل کی سب سے خوبصورت عورت بن جاؤں۔ دعا کی گئی، اور وہ سب سے زیادہ حسین عورت بن گئی۔ لیکن جب اس نے اپنی خوبصورتی کی وجہ سے شوہر سے بے رغبتی دکھائی، تو بلعم نے دعا کی کہ وہ کتیا بن جائے جو ہر وقت بھونکتی رہے۔ اس طرح دو دعائیں ختم ہو گئیں۔ بعد میں اس کے بچوں نے آکر التجا کی کہ ہماری ماں کی یہ حالت ہم سے دیکھی نہیں جاتی، اور لوگ ہمیں اس پر طعنے دیتے ہیں۔ بلعم نے دوبارہ دعا کی، اور وہ اپنی پہلی حالت میں واپس آگئی۔ اس طرح تینوں دعائیں ختم ہو گئیں۔ اس واقعے کے بعد وہ عورت نحوست کی علامت بن گئی، اور ضرب المثل کے طور پر کہا جانے لگا : "اشام من البسوس" ترجمہ: فلاں شخص بسوس سے زیادہ نحوست والا ہے۔

اسناد: قال: حدثنا أبي، ثنا ابن أبي عمر العدني، ثنا سفيان، عن أبي سعد الأعور ، عن عكرمة، عن ابن عباس به۔

تخریج: اس کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے(62): (1) ابو حاتم(63) (2) ابن ابی عمر عدنی: محمد بن یحیی عدنی صدوق راوی ہیں(64) (3) سفیان: ابن عیینہ ابو محمد ہلالی کوفی، اس کے بعد مکہ میں مقیم ہوئے، حافظ الحدیث اور ثقہ راوی ہیں (65) (4) ابو سعد اعور: ضعیف اور مدلس ہے(66) (5) عکرمہ (67) (6) ابن عباس(68)

تحکیم: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں ابو سعد اعور ہے جو کہ ضعیف اور مدلس راوی ہے۔

آیت(187): يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۔

ترجمہ: "وہ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اس کا قیام کب ہو گا؟"

احادیث کی تخریج و تحکیم اور پس منظر: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جبل بن ابی قشیر اور شموال بن زید (جو یہودی تھے) نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: "اے محمد! اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیں کہ قیامت کب آئے گی تاکہ ہم جان سکیں کہ قیامت کیا چیز ہے؟" اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اسناد: قال: حدثنا أبو كريب، قال: ثنا يونس بن بكير، قال: ثنا محمد بن إسحاق، قال: ثني محمد أبي محمد- مولى زيد بن ثابت قال: ثني سعيد بن جبير، أو عكرمة، عن ابن عباس به۔

تخریج: اس روایت کو ابن جریر نے روایت کیا ہے(69): (1) ابو کریب: محمد بن علاء ہمدانی ثقہ راوی ہیں (70) (2) یونس بن بکیر: عبد الاعلی بن میسرہ بن حفص بن حیان صدفی مصری ثقہ راوی ہیں (71) (3) محمد بن اسحاق ابن خزیمہ سبیعی مدلس اور مختلط راوی ہے(72) (4) محمد بن ابی محمد: زید بن ثابت کے غلام تھے، مجہول راوی ہیں، ان سے صرف محمد بن اسحاق نے روایت لی ہے(73) (5) سعید بن جبیر(74) (6) عکرمہ (75) (7) ابن عباس(76)

تحکیم: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں محمد بن ابی محمد ہیں جو کہ مجہول راوی ہیں۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی کریم ﷺ سے کہا: "ہماری آپ سے رشتہ داری ہے، تو ہمیں بتائیں کہ قیامت کب واقع ہو گی؟" اس پر مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

اسناد: قال حدثنا محمد بن عبد الأعلى، قال: ثنا محمد بن ثور، عن معمر، عن قتادة به۔

تخریج: اس روایت کو ابن جریر نے روایت کیا ہے(77): (1) محمد بن عبد الاعلی صنعانی بصری ثقہ راوی ہیں (78) (2) محمد بن ثور صنعانی ابو عبد اللہ عابد ثقہ راوی ہیں(79) (3) معمر: ابن رشد ازدی، ثقہ راوی ہے(80) (4) قتادۃ: ابن دعامہ ابو الخطاب سدوسی، ثقہ اور قابل اعتماد راوی ہیں (81)

تحکیم: یہ روایت قتادۃ تک صحیح ہے لیکن مرسل ہے۔

حضرت قرظہ بن حسانؒ کہتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن بصرہ کے منبر پر حضرت ابو موسیٰؓ کو یہ کہتے سنا: "میں اس وقت موجود تھا جب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، وہی وقت آنے پر اسے ظاہر کرے گا۔ البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ قیامت کے قریب بڑے بڑے فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حبشہ کی زبان میں ہرج

کا مطلب قتل و غارت ہے۔ مزید فرمایا: "ایک نشانی یہ ہوگی کہ لوگوں کے دلوں میں تنگی پیدا ہو جائے گی، اور لوگ ایک دوسرے سے اجنبی ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے ہی نہیں۔ عقل مند لوگ اٹھا لیے جائیں گے، اور ایسی جماعت باقی رہ جائے گی جو نہ اچھائی کو اچھائی سمجھے گی اور نہ برائی کو برائی۔"

اسناد: أخبرنا أبو سعيد بن أبي بكر الوراق، قال: أخبرنا محمد بن حمدان، قال: حدثنا أبو يعلى، قال حدثنا عقبة بن مكرم، قال: حدثنا يونس، قال: حدثنا عبدالغفار بن القاسم، عن أبان بن لقيط، عن قرظة بن حسان قال: سمعت أبا موسى۔

تخریج: اس کو ابو یعلی نے روایت کیا ہے[82]: (1) ابو سعید بن ابی بکر الوراق: محمد بن عبد الرحمان بن محمد بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد، فقیہ، ادیب، نحوی اپنے وقت کے ماہر علم تھے[83] (2) محمد بن احمد بن حمدان: ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان بن علی بن سنان الحیری، ثقہ اور قابل اعتماد تھے[84] (3) ابو یعلی: احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال التیمی ابو یعلی، شیخ الاسلام، حافظ الحدیث تھے[85] (4) عقبہ بن مکرم[86] (5) یونس[87] (6) عبد الغفار بن قاسم: یہ ابو مریم انصاری رافضی ثقہ راوی نہیں ہیں۔ ابن المدینی کہتے ہیں: یہ حدیث گھڑتے تھے۔ ابو داؤدؒ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کذاب ہیں[88] (7) ایاد بن لقیط سدوسی ثقہ راوی ہیں[89] (8) قرظہ بن حسان مجہول راوی ہیں۔ ابن حبانؒ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ ابو موسی اشعری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایاد بن لقیط روایت کرتے ہیں[90] (9) أبو موسی اشعری یہ عبد اللہ بن قیس مشہور صحابی ہیں[91]

تحکیم: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں درج ذیل وجوہات پائی جاتی ہیں:

1- عبد الغفار بن قاسم رافضی ہے اور ثقہ راوی نہیں ہیں۔

2- قرظہ بن حسان مجہول راوی ہیں۔

آیت (188): قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۔

ترجمہ: "کہہ دے میں اپنی جان کے لیے نہ کسی نفع کا مالک ہوں اور نہ کسی نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو ضرور بھلائیوں میں سے بہت زیادہ حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں نہیں ہوں مگر ایک ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں"۔

احادیث کی تخریج و تحکیم اور پس منظر: امام کلبیؒ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا: "اے محمد ﷺ! کیا آپ کا رب آپ کو قیمتوں میں اضافے کے بارے میں پہلے سے خبر نہیں دیتا تاکہ آپ پہلے ہی چیزیں خرید کر نفع کما سکیں؟ اور کیا وہ آپ کو زمین میں قحط سالی کی خبر نہیں دیتا تاکہ آپ سرسبز و شاداب زمین کی طرف منتقل ہو جائیں؟" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تخریج: اس کو علامہ واحدیؒ نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند نہیں ملی کیونکہ یہ روایت تفسیر کلبی سے لی گئی ہے۔

تحکیم: یہ روایت موضوع ہے کیونکہ کلبی کذاب ہے۔

آیت (189)، (190): هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ۔

ترجمہ: "وہی ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا، تاکہ وہ اس کی طرف (جاکر) سکون حاصل کرے، پھر جب اس نے اس (عورت) کو ڈھانکا تو اس نے ہلکا سا حمل اٹھا لیا، پس اسے لے کر چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ بھاری ہو گئی تو دونوں نے اللہ سے دعا کی، جو ان کا رب ہے کہ بے شک اگر تو نے ہمیں تندرست بچہ عطا کیا تو ہم ضرور ہی شکر کرنے والوں سے ہوں گے، پھر جب اللہ نے ان کو صحیح و سالم اولاد عطا کی، تو انہوں نے اس میں شریک ٹھہرا لیا"۔

احادیث کی تخریج و تحکیم اور پس منظر: امام مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی کے ہاں جب بھی بچہ پیدا ہوتا، وہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ شیطان نے ان سے کہا: "اس بار جو بچہ پیدا ہو، اس کا نام **عبد الحرث** رکھنا۔" (حرث شیطان کا نام تھا)۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ یہی اس آیت مبارکہ: فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ۔ ترجمہ: "پھر جب اللہ نے ان کو صحیح و سالم اولاد عطا کی، تو انہوں نے اس میں شریک ٹھہرا لیا" کا مطلب ہے۔

اسناد: قال حدثنا محمد بن عمرو، قال: ثنا أبو عاصم قال: ثنا عيسى عن ابن نجيح ، عن مجاهد به۔

تخریج: اس کو ابن جریر نے روایت کیا ہے[92]: (1) محمد بن عمرو: یہ ابن علقمہ بن وقاص لیثی صدوق ہیں، کبھی کبھی وہم کا شکار ہوتے ہیں[93] (2) ابو عاصم: ابن ضحاک بن مسلم شیبانی، ثقہ راوی ہے[94] (3) عیسی: ابن میمون جرشی، ثقہ راوی ہے[95] (4) ابن ابی نجیح: عبد اللہ بن ابی نجیح یسار مکی ثقہ راوی ہے، لیکن کبھی تدلیس کرتے ہیں[96] (5) مجاہد: ابن جبر ابو الحجاج: تفسیر کے امام اور ثقہ راوی تھے[97]

تحکیم: یہ روایت حسن ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

[1]۔ سیر اعلام النبلاء، ج18، ص103۔ شذرات الذہب، ج3، ص288۔

[2]۔ سیر اعلام النبلاء، ج16، ص356۔ شذرات الذہب، ج3، ص87۔

[3]۔ سیر اعلام النبلاء، ج14، ص157۔ تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص703۔

[4]۔ تہذیب الکمال، ج6، ص133۔ تقریب التہذیب، ج1، ص165۔

[5]۔ تہذیب الکمال، ج16، ص450۔ تقریب التہذیب، ج1، ص496۔ شذرات الذہب، ج2، ص3۔

[6]۔ مجہول راوی ہے۔

[7]۔ تہذیب الکمال، ج20، ص264۔ تہذیب التہذیب، ج7، ص263۔ شذرات الذہب، ج1، ص130۔

[8]۔ تھذیب الکمال، ج:15، ص:154، تقریب التہذیب، ج:1، ص:425۔ اسد الغابۃ، ج:3، ص:192۔

[9]۔ تفسیر ابن ابی حاتم، ج5، ص1464۔

[10]۔ تفسیر طبری، ضبط و تعلیق محمود شاکر، ج1، ص176۔

[11]۔ سیر اعلام النبلاء، ج10، ص405۔ تقریب التہذیب، ج1، ص423۔

[12]۔ تہذیب الکمال، ج28، ص186۔ تقریب التہذیب، ج2، ص259۔

[13]۔ تہذیب الکمال، ج20، ص490۔ تقریب التہذیب، ج2، ص39۔

[14]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر 8۔

[15]۔ صحیح مسلم، ج4، حدیث 3028۔

[16]۔ السنن الکبری، ج6، ص345۔

[17]۔ تفسیر طبری، ج8، ص159۔

[18]۔ المنتخب من السیاق، ص310، نمبر 1020۔

[19]۔ سیر اعلام النبلاء، ج17، ص162۔ تاریخ بغداد، ج5، ص473۔

[20]۔ سیر اعلام النبلاء، ج15، ص452۔ تذکرۃ الحفاظ، ج3، ص860۔ شذرات الذہب، ج2، ص373۔

[21]۔ تہذیب الکمال، ج2، ص197۔ تقریب التہذیب، ج1، ص43۔

[22]۔ تہذیب الکمال، ج11، ص401۔ تقریب التہذیب، ج1، ص323۔

[23]۔ تہذیب الکمال، ج12، ص479۔ سیر اعلام النبلاء، ج7، ص202۔ تذکرۃ الحفاظ، ج1، ص193۔

[24]۔ تہذیب الکمال، ج11، ص313۔ تقریب التہذیب، ج1، ص318۔ شذرات الذہب، ج1، ص159۔

[25]۔ تہذیب الکمال، ج27، ص522۔ تقریب التہذیب، ج2، ص246۔ شذرات الذہب، ج1، ص140۔

[26]۔ تہذیب الکمال، ج:10، ص:358، تقریب التہذیب، ج:1، ص:292۔ سیر اعلام النبلاء، ج:4، ص:321۔

[27]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر 8۔

[28]۔ زاد المسیر، ج3، ص187۔

[29]۔ المنتخب من السیاق، ص184۔

[30]۔ طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج3، ص179۔

[31]۔ طبقات الشافعیہ الکبریٰ، ج3، ص41۔ سیر اعلام النبلاء، ج15، ص37۔ تذکرۃ الحفاظ، ج3، ص821۔

[32]۔ تہذیب الکمال، ج26، ص618۔ تقریب التہذیب، ج2، ص217۔ تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص530۔

[33]۔ تہذیب الکمال، ج3، ص124۔ تقریب التہذیب، ج1، ص71۔

[34]۔ تہذیب الکمال، ج16، ص444۔ تقریب التہذیب، ج1، ص468۔ ثقات لابن حبان، ج8، ص398۔

[35]۔ تہذیب الکمال، ج11، ص372۔ تقریب التہذیب، ج1، ص322۔ سیر اعلام النبلاء، ج7، ص425۔

[36]۔ تہذیب الکمال، ج25، ص549۔ تقریب التہذیب، ج2، ص180۔ ثقات لابن حبان، ج7، ص364۔

[37]۔ تہذیب الکمال، ج26، ص419۔ تقریب التہذیب، ج2، ص207۔ تذکرۃ الحفاظ، ج1، ص108۔

[38]۔ تہذیب الکمال، ج33، ص370۔ تقریب التہذیب، ج2، ص430۔ طبقات ابن سعد، ج5، ص155۔

[39]۔ تفسیر الثعلبی، ج4، ص229۔

[40]۔۔ تہذیب الکمال، ج 25، ص246۔ طبقات ابن سعد، ج 6، ص358۔ المجروحین لابن حبان، ج 2، ص253۔

[41]۔ عبد الرزاق صنعانی، تفسیر عبد الرزاق، ج2، ص243۔

[42]۔ مشاہیر علماء الامصار، ص169۔ طبقات ابن سعد، ج6، ص371۔

[43]۔ تہذیب الکمال، ج12، ص76۔ تقریب التہذیب، ج1، ص331۔ سیر اعلام النبلاء، ج6، ص226۔

[44]۔ سیر اعلام النبلاء، ج5، ص402۔ تذکرۃ الحفاظ، ج1، ص142۔ شذرات الذہب، ج1، ص189۔

[45]۔ تہذیب الکمال، ج17، ص520۔ تقریب التہذیب، ج2، ص245۔ سیر اعلام النبلاء، ج5، ص71۔

[46]۔ تقریب التہذیب، ج2، ص242۔ سیر اعلام النبلاء، ج4، ص63 تا69۔

[47]۔ سیر اعلام النبلاء، ج1، ص461۔ تذکرۃ الحفاظ، ج1، ص13۔

[48]۔ تفسیر ابن ابی حاتم، ج5، ص1616۔

[49]۔ تفسیر طبری، ج9، ص120۔

[50]۔ تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص567 تا569۔ سیر اعلام النبلاء، ج13، ص247۔

[51]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر11۔

[52]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر12۔

[53]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر13۔

[54]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر8۔

[55]۔ تفسیر النسائی، ج1، ص508 تا511۔

[56]۔ تہذیب الکمال، ج25، ص581۔ تقریب التہذیب، ج2، ص182۔

[57]۔ تہذیب الکمال، ج8، ص35۔ تقریب التہذیب، ج1، ص211۔ سیر اعلام النبلاء، ج9، ص126۔

[58]۔ تہذیب الکمال، ج12، ص479۔ سیر اعلام النبلاء، ج7، ص202۔ تذکرۃ الحفاظ، ج1، ص193۔

[59]۔ تہذیب الکمال، ج32، ص393۔ تقریب التہذیب، ج2، ص378۔ تہذیب التہذیب، ج4، ص188۔

[60]۔ تہذیب الکمال، ج29، ص277۔ تقریب التہذیب، ج2، ص295۔ تہذیب التہذیب، ج10، ص405۔

[61]۔ تہذیب الکمال، ج15، ص357۔ تقریب التہذیب، ج1، ص436۔ سیر اعلام النبلاء، ج3، ص79۔

[62]۔ تفسیر ابن ابی حاتم، ج5، ص1617۔

[63]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر50۔

[64]۔ تہذیب الکمال، ج26، ص639۔ تقریب التہذیب، ج2، ص218۔ الجرح والتعدیل، ج8، ص560۔

[65]۔ تہذیب الکمال، ج11، ص177۔ تقریب التہذیب، ج1، ص312۔

[66]۔ تہذیب الکمال، ج11، ص52۔ تقریب التہذیب، ج1، ص305۔

[67]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر7۔

[68]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر8۔

[69]۔ تفسیر طبری، ج9، ص137۔

[70]۔ تہذیب الکمال، ج26، ص243۔ تقریب التہذیب، ج2، ص197۔ سیر اعلام النبلاء، ج11، ص394۔

[71]۔ تہذیب الکمال، ج32، ص513۔ ثقات لابن حبان، ج9، ص290۔

[72]۔ سیر اعلام النبلاء، ج14، ص365۔ تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص720۔

[73]۔ تہذیب الکمال، ج26، ص382۔ تقریب التہذیب، ج2، ص205۔

[74]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر26۔

[75]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر7۔

[76]۔ تعارف کے لئے حوالہ نمبر8۔

[77]۔ تفسیر طبری، ج9، ص137۔

[78]۔ تہذیب الکمال، ج25، ص581۔ تقریب التہذیب، ج2، ص182۔

[79]۔ سیر اعلام النبلاء، ج9، ص302۔ ثقات لابن حبان، ج9، ص57۔ الجرح والتعدیل، ج7، ص1208۔

[80]۔ سیر اعلام النبلاء، ج7، ص5۔ شذرات الذہب، ج1، ص235۔

[81]۔ طبقات ابن سعد، ج7، ص229۔ سیر اعلام النبلاء، ج5، ص269۔

[82]۔ مسند ابو یعلی، ج13، ص198۔

[83]۔ المنتخب من السیاق، ص43۔ سیر اعلام النبلاء، ج18، ص101۔

[84]۔ سیر اعلام النبلاء، ج16، ص356۔ شذرات الذہب، ج3، ص87۔

[85]۔ سیر اعلام النبلاء، ج14، ص174۔ تذکرۃ الحفاظ، ج2، ص707۔ طبقات الحفاظ، ص309۔

[86] ۔تہذیب الکمال، ج20، ص226۔ تقریب التہذیب، ج2، ص28۔ ثقات لابن حبان، ج5، ص800۔

[87] ۔تعارف کے لئے حوالہ نمبر71۔

[88] ۔لسان المیزان، ج5، ص226۔ تاریخ الکبیر للبخاری، ج6، ص122۔ الجرح وا؛تعدیل، ج6، ص53

[89] ۔تہذیب الکمال، ج3، ص398۔ تقریب التہذیب، ج1، ص86۔

[90] ۔ثقات لابن حبان، ج5، ص326۔

[91] ۔تقریب التہذیب، ج1، ص441۔ الجرح والتعدیل، ج5، ص642۔ تذکرۃ الحفاظ، ج1، ص23۔

[92] ۔تفسیر طبری، ج9، ص147۔

[93] ۔تقریب التہذیب، ج2، ص499۔ سیر اعلام النبلاء، ج6، ص136۔

[94] ۔تہذیب الکمال، ج13، ص281۔ تقریب التہذیب، ج1، ص373۔

[95] ۔تقریب التہذیب، ج2، ص201۔ ثقات لابن حبان، ج8، ص489۔

[96] ۔تقریب التہذیب، ج1، ص456۔ سیر اعلام النبلاء، ج6، ص 125۔ ثقات لابن حبان، ج7، ص5۔

[97] ۔تہذیب الکمال، ج27، ص228۔ تقریب التہذیب، ج2، ص229۔